

جو چیز تجھے اچھی لگے۔ کھا سکتے ہو، علمائے کھانا نے لکھا ہے کہ انہ غیر لون واحد میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ اگر فروٹ (پھل) ایک ہی قسم کا ہو تو بھی اپنے سامنے سے کھانا چاہیے دوسروں کے سامنے ہاتھ مارنا صحیح نہیں یہ بھی ممزول طعام واحد کے ہے اسی طرح اگر تھال میں مختلف کھانے پڑے ہوں تو وہاں بھی اپنی خواہش کے مطابق ہر طرف سے کھانا جائز ہے ثم اتینا بما، پھر ہمارے سامنے پانی لایا گیا فغسل رسول اللہ یدیه ومسح ببلل کفیه وجہہ وذراعیہ ورأسہ تو رسول اللہ نے ہاتھ دھوئے اور پھر بھیجے ہوئے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور سر پر پھیر لیا اس لئے کہ گرمی تھی جیسے کہ ہم گرمی میں کرتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ هذا الوضوء مماسستہ النار وضو سے مراد وضوء اصطلاحی نہیں بلکہ وضوء لغوی مراد ہے اس لئے کہ بدن پر مسح کرنا غسل نہیں تو اس حدیث نے سارا جھگڑا ختم کر دیا اس لئے کہ صرف ترک کرنے سے وضو نہیں ہوتا۔ وہاں تو دھونا ضروری ہے ومسح ببلل کفیه ہاتھوں کی تری سے چہرے اور سر کا مسح کیا۔ وقال یا عکراش هذا الوضوء، مما غیرت النار وضوء، مما غیرت النار یہ ہے وہ نہیں۔

حدثنا ابو بکر محمد بن ابان ثنا وکیع ثنا هشام الدستوائی عن بدیل بن ميسرة العقیلی عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشة قالت قال رسول اللہ ﷺ اما انه لو سمي لكفاكم هذا حديث حسن صحيح۔

ترجمہ :- ابو بکر محمد بن ابان روایت کرتے ہیں وکیع سے اور وہ ہشام الدستوائی سے اور وہ بدیل بن ميسرة العقیلی سے اور وہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اور وہ ام کلثوم سے اور وہ حضرت عائشہ سے اور حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے اور اگر ابتداء میں بھول جائے تو پھر بسم اللہ اولہ و آخرہ کہے۔ اسی اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور سارے کھانے کو دو لقموں میں ختم کر گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ یعنی اللہ کا نام لیتا تو کھانا سب کیلئے کافی ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قال رسول الله ﷺ : اذا كل احصكم طعاما فليقل بسم الله فان سنى في اوله فليقل بسم الله اوله واخره كه في كھانے ميں اول و آخر اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب كرتے ہوں كه اللہ تعالیٰ اسكے اول اور آخر ميں بركات نازل فرمائے وبهذا الاسناد عن عائشةؓ، كان رسول الله ﷺ ياكل طعاما في سته من اصحابه فجاء اعرابي آپ ﷺ كے ساتھ چھ آدمي كھانا كھا رہے تھے كه آخر ميں ايك ديمائى آيا اور بسم اللہ پڑھے بغير كھانا شروع كيا اور دوہي لقموں كے اندر سارے كھانے كو ختم كر ديا۔

فقال رسول الله ﷺ اما انه لو سمي لكفاكم تو آپ نے فرمايا كه اس آدمي نے بسم اللہ پڑھي ہوتى تو دونوالوں ميں ہي كھانے كو ختم نہ كرتا ديسے تو كسي مجلس ميں كھانے كے آغاز ميں اگر ايك آدمي بھي بسم اللہ پڑھ لے تو كافى ہو جاتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا كه كافى نہيں ہوتا ہے ايك آدمي كا بسم اللہ پڑھنا سب كيلئے اسوقت كافى ہوتا ہے جب سب نے ابتداء سے كھانا شروع كيا ہو اور اس حديث ميں يہ آدمي ابتداء ميں نہيں تھا۔ بلکہ آخر ميں آيا تھا۔ تو آغاز والوں كا بسم اللہ پچ ميں شريك ہونے والوں كے لئے كفايت نہيں كرتا۔

.....))))((.....

## باب ماجاء فى كراهية البيتوة وفى يدہ ريح غمر

ہاتھ پر چکناہٹ كى صورت ميں سو جانا مكروہ ہے

حدثنا احمد بن منيع ثنا يعقوب بن الوليد المدنى عن ابن ابى ذئب عن المقبرى عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الشيطان حساس لحاس فاخذروه على انفسكم من بات وفى يدہ ريح غمر فاصابه شئى فلا يلومن الانفسه ، هذا حديث غريب من هذا الوجه . وقد روى من حديث سهل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى ﷺ حدثنا محمد بن اسحاق ابو بكر

افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

درس ترمذی شریف

ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

## نظام اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

### باب ماجاء فی التسمیة علی الطعام

کھانا کھانے پر بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھنا

حدثنا عبدالله بن صالح الهاشمي ثنا عبدالاعلى عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر وبن ابى سلمة انه دخل على رسول الله ﷺ وعنده طعام قال ادن يا بنى فسم الله وكل بيمينك وكل مما يليك

ترجمہ : عبد اللہ بن صالح ہاشمی، عبد الاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں اور وہ معمر سے اور وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہوئے، آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹا قریب ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے (قریب) سے کھاؤ۔

وقد روى عن هشام بن عروة عن ابى وجزة السعدى عن رجل من مزينة عن عمرو بن ابى سلمة وقد اختلف اصحاب هشام بن عروة فى رواية هذا الحديث وابو وجزة السعدى اسمه يزيد بن عبيد . اسی طرح ہشام بن عروہ نے ابو وجزة السعدی سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابو مزینہ کے ایک آدمی سے اور انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے ہشام بن عروہ کے شاگردوں کا اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ ابو وجزة کا نام

کھانے کے آداب :- عن عمرو بن ابی سلمۃ انه دخل علی رسول اللہ ﷺ کہ حضرت عمرو بن ابی سلمۃ آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہوئے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عمرو بن ابی سلمۃ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون سا رشتہ تھا جس کی وجہ سے وہ بغیر اجازت کے گھر میں داخل ہوئے؟

ازالہ :- عمرو بن ابی سلمۃ حضرت ابو سلمۃ کے بیٹے تھے۔ آپ کی پیدائش ۸ ہجری کو حبشہ میں ہوئی۔ اور عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت مدینہ منورہ میں ۸۳ ہجری کو وفات پائی۔ آپ نے حضور ﷺ سے کافی روایات حفظ کی ہوئی تھیں۔ اس لئے کہ جب آپ ﷺ دنیا سے انتقال فرما رہے تھے۔ تو اس وقت آپ کی عمر ۹ سال تھی۔ جب ابو سلمۃ فوت ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ام سلمۃ سے شادی کی اور عمر و اس وقت چھوٹے بچے تھے رسول اللہ ﷺ نے آپ کی تربیت فرمائی ایک روایت میں آپ خود فرماتے ہیں۔ کنت غلاماً فی حجر رسول اللہ ﷺ و کانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی رسول اللہ ﷺ قسم اللہ وکل بیمینک وکل ممایلیک۔ ترجمہ : کہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چھوٹا بچہ تھا اور میرے ہاتھ برتن میں گھوم رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ تو گویا آپ رسول اللہ ﷺ کے ربیب تھے اور رسول اللہ ﷺ نے انکی تربیت کی۔ بچوں کی طرح پالتے تھے۔ اور ممکن ہے کہ یہ حجرہ حضرت ام سلمۃ کا ہو اور وہ آپ کی والدہ تھیں اسلئے بغیر اجازت کے داخل ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹا قریب ہو جاؤ۔ اور اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرو تا کہ تم ظاہری اور باطنی آزار سے محفوظ ہو جاؤ۔

آداب بسم اللہ :- کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے جبکہ بعض اہل ظواہر اسکو واجب کہتے ہیں۔ وہ باب کے آخری حدیث ازا کل احد کم الطعام فلیقل بسم اللہ (الحدیث) سے استدلال کرتے ہیں کہ یہاں فلیقل صیغہ امر ہے جو وجوب کے لئے مستعمل ہے مگر جمہور کے ہاں یہ صیغہ امر استحباب پر محمول ہے اسلئے امام نووی فرماتے ہیں کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنے کے استحباب پر اجماع ہے اسی طرح کھانے کے آخر میں الحمد للہ پڑھنا بھی مستحب ہے۔

(۱) بہتر ہے کہ کھانا کھانے میں جتنی آدمی شریک ہوں سب بسم اللہ پڑھیں اس لئے کہ

آئندہ حدیث میں صراحت کیساتھ موجود ہے کہ اذا اکل احدکم طعاماً فليقل بسم الله الخ ترجمہ : جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کے لئے بیٹھ جائے تو بسم اللہ پڑھے۔ اس روایت میں بسم اللہ پڑھنے کا امر سب کو مخاطب ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ سب بسم اللہ پڑھ لیں لیکن اگر کہیں صرف ایک نے پڑھی تو پھر بھی سنت ادا ہو جائے گی۔

(۲) امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ کھانا شروع کرنے سے قبل بسم اللہ بلند آواز سے پڑھے تاکہ ساتھ بیٹھنے والوں کو تنبیہ ہو جائے تاہم اگر خفیہ پڑھے تو بھی صحیح ہے۔

(۳) بسم اللہ پڑھنے سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں نہ جائزہ اور نہ جنب بلکہ جو بھی کھانا شروع کرتا ہو وہ برابر بسم اللہ پڑھے۔

(۵) صرف بسم اللہ کہنا بھی کافی ہے البتہ اگر پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ وکل بیمینک اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ، بعض علماء کے ہاں یہ حکم بھی وجوب کے لئے ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا واجب ہے اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانے پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں من اکل بشماله اکل معه الشيطان (الحديث) جو دائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو اسکے ساتھ شیطان کھاتا ہے۔ اور اسی طرح کل بیمینک میں صیغہ امر بھی وجوب پر دل ہے مگر اکثریت کی رائے یہاں پر بھی استجاب کی ہے۔ کھانا کھانے میں ان سب آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔ تاکہ کھانا کھانا بھی ایک قسم کی عبادت بن جائے۔ وکل ممایلیک اور اپنی طرف سے کھاؤ۔ ہر طرف سے نہ کھاؤ اس لئے کہ دوسروں کے سامنے سے کھانے میں انسان کو گھن آتی ہے اور انسانی طبیعت اسکو برا محسوس کرتی ہے۔ اسلئے اسلام نے اپنے سامنے سے کھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اپنے سامنے سے کھانا بھی مستحب ہے تاکہ دوسرا ساتھی برا محسوس نہ کرے۔ امام بخاری نے یہ حکم ساتھی کے عدم رضا کی علم پر محمول کیا ہے۔ دوسرے کی طرف سے کھانا اس وقت مکروہ ہے جب ساتھی ناراض ہوتا ہے ورنہ عدم ناراضگی کی صورت میں دوسرے کی طرف سے کھانا جائز ہے مکروہ نہیں۔

دائیں ہاتھ سے کھانے کی حکمت © rasailojaraid.com کی شعائیں نکلتی ہیں

جو دکھائی نہیں دیتیں اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی شعاعیں نکلتی ہیں مگر دائیں ہاتھ کی شعاعیں مثبت یعنی شفا دینے والی ہیں اور بائیں ہاتھ کی شعاعیں منفی یعنی امراض پیدا کرنے والی ہیں۔ اسلام نے دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم دیا تاکہ شفا حاصل کی جائے اسی طرح بائیں ہاتھ کو استنجا کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں کسی وقت بھی کوئی نہ کوئی جراثیم رہ سکتے ہیں۔

حدثنا محمد بن بشار ثنا العلاء بن فضل بن عبد الملك بن ابی السویة ابو الھذیل ثنی عبید اللہ بن عکراش عن عکراش بن ذویب قال بعثنی بنو مرة ابن عبید بصدقات اموالهم الی رسول اللہ ﷺ فقدمت المدينة فوجدته جالسا بین المهاجرین والانصار قال ثم اخذ بیدي فانطلق بی الی بیت ام سلمة فقال هل من طعام فاتینا بجفنة كثيرة الثريد والوزر فاقلنا کل منها فخبطت بیدي فی نواحیها واکل رسول اللہ ﷺ من بین یدیه فقبض بیده الیسری علی یدی الیمنی ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد فانه طعام واحد ثم اتینا بطبق فیہ الوان التمر او الرطب شک عبید اللہ فجعلت اکل من بین یدی و جالت ید رسول اللہ ﷺ فی الطبق قال یا عکراش کل من حیث شئت فانه غیر لون واحد ثم اتینا بماء فغسل رسول اللہ ﷺ یدیه ومسح ببلل کفیه وجهه وذراعیه ورأسه وقال یا عکراش هذا الوضوء مما غیرت النار وفي الحديث قصة..

ترجمہ :- محمد بن بشار فرماتے ہیں کہ ہم کو علاء بن فضل بن عبد الملك بن ابی السویہ ابو الھذیل نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عکراش نے بیان کیا اور وہ اپنے باپ عکراش بن ذویب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو مرة بن عبید نے اپنی زکوٰۃ صدقات دے کر آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مهاجرین اور انصار کے درمیان تشریف فرما پایا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ حضرت ام سلمہؓ کے گھر لے گئے۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے، پس ہمیں کھانے کا بڑا پیالہ دیا گیا جس میں شرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے، ہم نے کھا کر کھانے کے ٹکڑے تو میں نے

ہاتھ کو پیالہ کے چاروں اطراف مارنا شروع کیا۔ اور رسول اکرم ﷺ اپنے سامنے سے کھاتے تھے پس میرے دائیں ہاتھ کو اپنے ہائیں ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھاؤ اسلئے یہ ایک قسم کا کھانا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک تھال (طباق) لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کچی یا پکی کھجوریں تھیں۔ (راوی عبید اللہ کو اس میں شک ہے) تو میں اپنے سامنے سے کھا رہا تھا اور رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ طباق میں چاروں طرف چل رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عکراش اب جہاں سے تم چاہو کھاؤ۔ اسلئے کہ یہ ایک قسم کا کھانا نہیں متنوع چیزیں ہیں۔ پھر ہمیں پانی دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور ہتھیلوں کی تری کو اپنے چہرے (منہ) ہاتھوں اور سر پر پھیر لیا اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو اس چیز سے ہے جس کو آگ نے پکادیا ہو۔ اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے۔

تشریح: بعثنی بنو مرة بن عبید بصدقات روای کہتا ہے کہ قبیلہ بنو مرة نے مجھے اپنے صدقات و عشر دے کر کہا کہ جاؤ اور اسکو بیت المال میں داخل کرو تو میں مدینہ منورہ آگیا۔ فوجدته جالساً بین المهاجرین والانصار میں نے رسول اللہ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ مجلس لگی ہوئی تھی جیسے آپ لوگ یہاں دارالحدیث میں بیٹھے ہوں۔ قال ثم اخذ بیدی فانطلق بی الی بیت ام سلمةؓ تو رسول اللہ ﷺ جب گھر روانہ ہو رہے تھے تو مجھے اپنے ساتھ ام سلمہؓ کے گھر لے گئے ان دنوں آپ کا قیام ام سلمہؓ کے گھر میں تھا فقال هل من طعام تو فرمایا کوئی کھانے کی چیز ہے۔ فأتینا بجفنة روای کہتا ہے کہ ہمارے لئے کھانے کا تھال بھر کر لے آئے۔ کثیرۃ الثرید والوذر وذر پارچہ گوشت یعنی گوشت اور چربی کے اس ٹکڑے کو کہا جاتا ہے جس میں ہڈی نہ ہو۔ جیسے بلوچستان کے لوگ کرتے ہیں تو گویا اس میں ٹرید بھی بنایا گیا تھا اور اسکے اوپر گوشت کے ٹکڑے بھی تھے چونکہ آپ کا تعلق بھی دیہات سے تھا اور بھوک بھی لگ گئی ہوگی فاقبلنا تو ہم نے شروع کیا اور کھانے پر جھپٹ پڑے اور ادھر ادھر سے کھانے لگے اپنے اور پرانے کا خیال نہ تھا بھوک کی وجہ سے ہم چاروں طرف سے گوشت کے ٹکڑوں کو کھانے لگے۔ فاکل منها اس سے کھانے لگے فخطبت بیدی فی نواحیہا تو میں نے

اندھوں کی طرح چاروں طرف سے کھانا شروع کیا۔ خبط ٹوٹ کر کھانے پر گر جانے اور ہاتھ مارنے والے کو کہا جاتا ہے۔ اور بے جا کھانے کو بھی خبط کہا جاتا ہے۔ یہ خبط عشواء سے مشتق ہے خبط عشواء اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جو اندھی بھوک اور پیاسی ہو۔ جب وہ کسی باغ میں داخل ہو جائے تو وہ ساری فصل تباہ کرتی ہے۔ اس باغ کا تمام پھل خراب کر دیتی ہے۔ تو لتاڑنے والی اونٹنی کو خبط عشواء کہا جاتا ہے تو فخبطل کا فصیح معنی یہ ہے کہ میں نے لتاڑنا شروع کیا یعنی میں نے تھال میں گوشت یا سالن کے ٹکڑوں کو چاروں طرف تلاش کرنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے کھا رہے تھے اور مہمان کا لحاظ بھی رکھ رہے تھے راوی کہتا ہے کہ فقہی بیہدہ الیسری علی ید الیمنی کہ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا لیا ہاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا اپنی طرف سے کھاؤ اسلئے کہ کھانے کی حرص زیادہ کھانے کی طمع اور لوگوں کے ہاتھوں سے کھانا چھیننے کا شر ہے۔

سوال یہ ہے کہ آپ نے اسکے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے کیوں پکڑا؟ تو اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ دائیں ہاتھ سے کھانے میں مشغول تھے اور پھر ہاتھ چکنا بھی تھا اور اس پر روغن وغیرہ بھی لگا ہوا تھا اسلئے آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو پکڑا۔ ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد پھر فرمایا اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ۔ فانہ طعام واحد اس لئے کہ یہ ایک ہی کھانا ہے جہاں سے بھی کھاؤ گے تو ایک ہی چیز ہوگی۔ ثم اتینا بطبق پھر ہمارے لئے ایک طبق (تھال) لایا گیا فیہ الوان التمر او الرطب۔ جس میں مختلف قسم کی خشک اور تر کھجوریں تھیں۔ حسب معمول اپنے سامنے سے کھاتا تھا اگرچہ الوان رنگ مختلف تھے۔ مگر صحابہ تو آپ کے ایک اشارہ کو کافی سمجھتے تھے شك عبیداللہ تمر او رطب فجعلت اکل من بین یدی میں اپنے سامنے سے کھاتا تھا و جالت ید رسول اللہ ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک چاروں طرف گردش کرتا تھا کبھی پکی اور کبھی کچی کھجور لیتے تھے جیسا کہ ایک تھال جس میں کیلے، انگور، آم، امرود وغیرہ مختلف قسم کے پھل پڑے ہوں۔ قال یا عکراش کل من حیث شئت تو فرمایا کہ بیٹا جہاں سے دل چاہے کھاؤ اور جو کسی کھجور پسند ہوا اٹھا کر کھا سکتے ہو۔ فانہ غیر لون واحد اس لئے کہ یہ ایک قسم کا کھانا نہیں ہے تمہارا یہ حق بتا ہے کہ اپنی خواہش کے مطابق



البغدادی ثنا محمد بن جعفر المدائنی ثنا منصور بن ابی الاسود عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من بات وفي يده ریح عمر فاصابه شئ فلا يلومن الانفسه : هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث الاعمش الا من هذا الوجه۔

ترجمہ : احمد بن منیع یعقوب بن ولید المدنی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ذب سے اور وہ مقبری سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا بیشک شیطان بڑا احساس تاڑنے والا سو گھنے اور چاٹنے والا ہے۔ اس سے اپنے آپکو بچاؤ۔ اور جو سو گیا اور اسکے ہاتھ پر چکنائی کی بو ہو، پس اسکو کچھ ہو گیا تو ملامت نہ کرے مگر اپنے آپکو یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اسی طرح سہل بن ابو صالح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ہریرہؓ سے اور آپؐ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابو جربغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے اور انہوں نے منصور بن ابی الاسود اور انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ جو سویا اس حال میں اسکے ہاتھوں پر چکنائی ہے پس اسکو کچھ ہو تو ملامت نہ کرے مگر اپنے آپ کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسکو نہیں جانتے مگر اعمش کی سند سے۔

کھانے کے اختتام میں دوسرے آداب کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اکثر کھانوں میں روغن اور چکناہٹ ہوتی ہے جیسے گوشت کے ساتھ چربی اور دیگر کھانوں میں ڈالڈا وغیرہ کی بو لازمی ہوتی ہے۔ تو جب کھانا کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو پانی، صابن وغیرہ کے ساتھ صاف کر کے اس چکناہٹ کو دور کرو خاص کر جب سونے کا ارادہ ہو تو پاک صاف ہو کر سو جاؤ۔ اکثر لوگ تو چارپائیوں پر سوتے ہیں لیکن وہاں بھی خطرات ہوتے ہیں اور خصوصاً تم طالب علم تو زمین پر سوتے ہو یہاں تو کھیت ہیں، درخت اور بوٹے ہیں، مختلف قسم کے حشرات الارض ہیں، چوئی، مچھر، سانپ اور دیگر حشرات الارض اس گھی اور مصالجات کی بو کے پیچھے پھرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کتنے باریک آداب بیان فرماتے ہیں کہ گندہ سوؤ گے اور کسی چیز نے

کاٹ لیا تو پھر کسی اور پر ملامت نہ کر دبلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو اس لئے کہ ہاتھ صائن مٹی یا دوسری کسی چیز سے صاف کر دیتے اور غمر (رد غن) کی بو کو دور کر لیتے۔ غمر غین اور میم کے فتح کے ساتھ چکنائٹ کو کہا جاتا ہے۔ اور غمر غین کے فتح اور میم کے سکون کے ساتھ بہت سارے پانی یعنی الماء البخیر کو کہا جاتا ہے جیسے سیلاب، دریا اور سمندر وغیرہ جس میں انسان ڈوب سکتا ہو۔ اور غین کے کسرے یا خمد اور میم کے سکون کے ساتھ جاہل کو کہا جاتا ہے۔ جیسے تم مقامات میں پڑھ چکے ہو۔ ذی نمر متجاہل بہر حال ان تمام الفاظ میں چھپ جانے، پوشیدہ ہونے کا معنی ہے۔ تو یہاں غمر یعنی غین اور میم کے فتح کے ساتھ ہے۔ کہ شیطان بڑا حساس ہے اس کا حس بہت مضبوط ہے جیسے تمہارے حواس یعنی ظاہری اور باطنی جیسے قوتہ شامہ، قوتہ باصرہ، قوتہ سامعہ اور قوت لامرہ اور قوتہ ذائقہ بہت مضبوط ہے۔ بہت ساری دوسری اشیاء بھی ہیں جو ذوق الحس ہوتی ہیں ہماری حس ان کے مقابلے میں معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ کسی جگہ چینی ہو یا کوئی کیڑے وغیرہ مر جائیں تو ہمیں میلوں کی مسافت پر چوٹی دکھائی نہیں دیتی مگر اچانک یک دم چوٹیاں جمع ہو جاتی ہیں بہت دور سے اسکی تلاش کرتے ہوئے ایک دوسرے کو خبردار کرتی ہیں۔ ایک عجیب دائرہ لیلیسی نظام ہے۔ اسی طرح باز جو میلوں دور ہو میں ہوتا ہے گدھے کی کمر میں زخم کے اندر کا کوئی کیڑا دیکھ کر وہاں جھپٹتا ہے اور کیڑے کو اٹھا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملی کو ایسی آنکھیں عطا کی ہیں کہ وہ رات کے سخت اندھیرے میں بھی ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے انسان نے اب ایک میٹری ایجاد کی ہے جس کی مدد سے رات کے اندھیرے میں دیکھا جاسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جب ان حیوانات کو ایسے حواس دیئے ہیں کہ جب بادل آتے ہیں اور بارش کا خطرہ ہوتا ہے تو دور بھاگ جاتے ہیں، تو شیطان کو بھی اتنی طاقت دینا کوئی بعید نہیں۔ تو یہاں یا تو حقیقی شیطان مراد ہے اس لئے کہ وہ اتنا خبیث ہے کہ وہ انسان کے رگ دریشہ کے اندر ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو امتحان میں مبتلا کیا ہے تو اگر حقیقی شیطان مراد لیا جائے تو بھی صحیح اور اگر شیطان سے حشرات مراد لئے جائیں تو بھی صحیح ہے۔ اس لئے کہ یہ تمام حشرات چوہے، سانپ وغیرہ بھی شیطان کے ساتھ انسانی ایذا رسانی میں شریک ہوتے ہیں۔

بلکہ ہر اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ شیطان کی انکلیاں کاٹ دی